اصول فقہ پر آسان کتاب

منہاج اصول الفقہ

تالیف

مفتی محمد خان قادری

کاروانِ اسلام پبلیکیشنز

جامعہ اسلامیہ لاہور، ایچی سن ہاؤسنگ سوسائٹی (ٹھوکر نیاز بیگ) لاہور

اصول فقہ پر آسان کتاب

منہاج اصول الفقہ

مصنف

مفتی محمد خان قادری

جامعہ اسلامیہ لاہور

نام کتاب	منہاج اُصول الفقہ
مصنف	مفتی محمد خان قادری
اہتمام	محمد فاروق قادری
ناشر	جامعہ اسلامیہ لاہور
اشاعت اول	۲۰۰۵
اشاعت دوم	۲۰۱۲ء
قیمت	

ملنے کے پتے

☆ فرید بک سٹال اُردو بازار لاہور	☆ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور، کراچی
☆ مکتبہ غوثیہ عسکری پارک کراچی	☆ مکتبہ برکات المدینہ بہادر آباد کراچی
☆ احمد بک کارپوریشن راولپنڈی	☆ اسلامک بک کارپوریشن راولپنڈی
☆ مکتبہ ضیائیہ اقبال روڈ راولپنڈی	☆ اہل سنہ پبلی کیشنز دینہ جہلم
☆ مکتبہ جمال کرم دربار مارکیٹ لاہور	☆ مکتبہ تنظیم المدارس جامعہ نظامیہ لاہور
☆ مکتبہ دار العلم دربار مارکیٹ لاہور	☆ مکتبہ نوریہ رضویہ گنج بخش روڈ لاہور
☆ مکتبہ قادریہ دربار مارکیٹ لاہور	☆ فضل حق پبلی کیشنز دربار مارکیٹ لاہور
☆ مکتبہ نبویہ دربار مارکیٹ لاہور	☆ قادری رضوی کتب خانہ دربار مارکیٹ لاہور
☆ مکتبہ حنفیہ گنج بخش روڈ لاہور	☆ مکتبہ مسلم کتابوی دربار مارکیٹ لاہور
☆ مکتبہ امام احمد رضا دربار مارکیٹ لاہور	☆ مکتبہ شمس وقمر مین بھاٹی چوک لاہور
☆ مکتبہ خلیلیہ سعیدیہ دربار مارکیٹ لاہور	☆ مکتبہ اعلیٰ حضرت دربار مارکیٹ لاہور
☆ نظامیہ کتاب گھر اردو بازار لاہور	☆ مکتبہ بہار شریعت دربار مارکیٹ لاہور

کاروان اسلام پبلی کیشنز

جامعہ اسلامیہ لاہور۔ 1، اسلامیہ سٹریٹ گلشن رحمان ٹھوکر نیاز بیگ لاہور

042,35300353...0300.4407048

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہمارے مدارس میں اصول فقہ پر ابتداً اصول الشاشی پڑھائی جاتی ہے جو بلاشبہ اہم مختصر اور جامع کتاب ہے لیکن ابتدائی طلبہ کے لئے اس سے کامل استفادہ نہایت مشکل ہے استاذ کو بھی سمجھانے کے لئے بڑی محنت کرنا پڑتی ہے۔ بہت سارے اہل علم نے متعدد مواقع پر اس کا اظہار کیا اور بندہ سے کہا جس طرح آپ نے فن نحو اور منطق کی آسانی کے لئے منہاج النحو اور منہاج المنطق لکھی ہے اصول فقہ پر بھی ابتدائی کتاب تحریر کر دیں تاکہ طلبہ کے لئے اس اہم فن کی بنیادی چیزیں سمجھنا آسان ہو جائے کافی عرصہ پہلے اس پر کام شروع بھی کیا مگر دیگر مصروفیات کی وجہ سے اس میں تاخیر ہوتی رہی، اس سال جامعہ میں گرمیوں کی بیس چھٹیاں ہوئیں تو اللہ تعالےٰ نے اس کام کی تکمیل کی توفیق عطا فرمائی، بندہ نے بھرپور کوشش کی ہے کہ طلبہ نہایت ہی آسان طریقہ سے اصطلاحات اصول فقہ سے آگاہی حاصل کر لیں، اصول حدیث اور اصول تفسیر پر بھی ایسی کتاب لکھنے کا ارادہ ہے منتھی طلبہ کے لئے ہماری کتاب ,معارف الاحکام، کا مطالعہ بھی مفید رہے گا، فاضل عزیز محمد فاروق قادری حفظہ اللہ تعالیٰ نے بڑی محنت سے اسے کمپوز کیا ہے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے اپنی بارگاہ اقدس میں قبول فرما کر ہم سب کے لئے اسے نافع بنائے

الفقیر الی تعالیٰ

محمد خان قادری

بروز بدھ ۱۳، شوال ۱۴۲۶، ۱۶ نومبر ۲۰۰۵ — جامعہ اسلامیہ لاہور

باب ا

اصول فقہ کی تعریف، موضوع، فائدہ

اصول شریعت کی تعداد

وحی جلی و خفی میں فرق

دلائل میں ترتیب

کتاب اللہ کی تعریف

قرآن لفظ و معنی کا مجموعہ ہے

قرآن سے فیض پانے کے آداب

سبق ۱

اصول فقہ

تعریف ۔ موضوع ۔ فائدہ

تعریف

ایسے قواعد کا علم جن کے ذریعے ادلہ شرعیہ سے احکام عملی کے حصول کا طریقہ معلوم ہو

موضوع

ادلہ شرعیہ اور احکام شرعیہ ہے

فائدہ ۔ دلائل سے حصول احکام میں غلطی سے محفوظ رہنا

سبق ۲

اصول شریعت وفقہ کی تعداد

کسی بھی مسئلہ کے حل کے لئے شریعت نے ہمیں ان چار چیزوں کی طرف رجوع کا حکم دیا ہے

۱۔ کتاب اللہ ۔ ۲۔ سنت رسول

۳۔ اجماع امت ۴۔ قیاس

نوٹ ۔انھیں ادلہ اُربعہ بھی کہا جاتا ہے

یہ چار ہی کیوں ہیں؟

وجہِ حصر

ان کی وجہ حصر یہ ہے کہ جس دلیل سے مسئلہ ثابت کیا جا رہا ہے وہ وحی ہے یا غیر وحی، اگر وحی ہے تو وہ وحی جلی ہے یا وحی خفی، اگر وحی جلی ہے تو کتاب اللہ اور اگر وحی خفی ہے تو سنت رسول ﷺ

اگر وہ دلیل غیر وحی ہے تو تمام کا اس پر اتفاق ہے تو اجماع ورنہ قیاس۔

نوٹ۔ اصولیین، قرآن کے بجائے لفظ کتاب، زیادہ استعمال کرتے ہیں۔

سبق ۳

وحی جلی و خفی کے درمیان چند فرق

ا۔وحی جلی کو بے وضو چھونا حرام ہے، **لا یمسہ الا المطھرون** (قرآن کو پاک ہی چھو سکتے ہے)

۲۔وحی جلی کے ہر حرف پڑھنے پر دس نیکیاں حاصل ہوتی ہے جبکہ وحی خفی کا یہ مقام نہیں

۳۔نماز کی صحت کے لئے وحی جلی کی تلاوت ہی لازم ہے وحی خفی کی تلاوت سے نماز نہیں ہوگی۔

۴۔ وحی جلی میں بعینہ اس کے الفاظ نقل کرنا لازم ہوتا ہے جبکہ وحی خفی کو معنًا بھی روایت کیا جا سکتا ہے

۵۔ وحی جلی میں الفاظ بھی باری تعالی کے ہوتے ہیں جبکہ وحی خفی میں الفاظ رسول اللہ ﷺ کے ہو سکتے ہیں

نوٹ

وحی جلی کا دوسرا نام متلو اور خفی کا غیر متلو بھی ہے

فائدہ

اس سے یہ بھی ثابت ہو جاتا ہے کہ سنت بھی وحی ہے البتہ اتنا فرق ہے کہ قرآن وحی جلی اور سنت وحی خفی ہے

سبق ۴

دلائل میں ترتیب

کسی بھی مسئلہ کو اخذ کرتے وقت ان مذکورہ دلائل میں ترتیب کا خیال نہایت ضروری ہے سب سے پہلے قرآن پھر سنت پھر اجماع پھر قیاس کی طرف رجوع کیا جائے گا یعنی اگر مسئلہ کا حل نصوص قرآن وحدیث سے مل جائے تو اجتھاد کی ضرورت نہیں رہے گی

حضور نبی اکرم ﷺ نے جب حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن کا قاضی مقرر کیا

تو پوچھا مقدمہ کا فیصلہ کیسے کرو گے؟ عرض کی، میں کتاب اللہ سے فیصلہ کروں گا، فرمایا اگر تمھیں وہاں نہ ملے تو عرض کیا میں سنت کے مطابق کروں گا، فرمایا اگر سنت میں بھی نہ ملے تو عرض کی اجتہاد کروں گا، آپ ﷺ نے ان کے سینہ پر دست مبارک پھیرا اور اللہ تعالی کا شکریہ ادا کیا

نوٹ ؛ قرآن کو سنت نبوی کی روشنی میں سمجھنا ضروری ہے اس کے بغیر قرآن سے رہنمائی نہیں لی جا سکتی

سبق ۵

کتاب اللہ کی تعریف

هو اللفظ المنزل على محمد ﷺ المنقول عنه بالتواتر المتعبد بتلاوته

(وہ مقدس الفاظ جنھیں اللہ تعالی کی طرف سے حضور ﷺ پر نازل کیا گیا، ہم تک نقل متواتر کے ساتھ پہنچے اور اس کی تلاوت سے عبادت (نماز) ادا کی جاتی ہے)

(مناهل العرفان في علوم القرآن للزرقاني)

تعریف کی وضاحت

اللفظ۔ یہ کلمہ بمنزل جنس ہے، مفرد و مرکب دونوں کو شامل ہے کیونکہ احکام پر استدلال دونوں سے ہوتا ہے۔

المنزل على النبي ﷺ

اس قید سے جس طرح دیگر انبیاء علیہم السلام پر نازل شدہ کتب، تعریف سے خارج ہو گئیں مثلاً تورات، انجیل، زبور وغیرہ اسی طرح دیگر انسانی کلام بھی اس سے خارج ہو گئے کیونکہ وہ نازل شدہ نہیں ۔

المنقول عنه با لتواتر

نقل متواتر سے مراد یہ ہے کہ اسے ہر دور کے ایسے لوگوں کی کثیر تعداد نے نقل کیا ہو جن کا جھوٹ پر جمع ہونا بطور عادت محال ہو۔

اس قید سے غیر متواتر قرائتیں خارج ہو گئیں، خواہ وہ مشہور ہوں مثلاً حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کفارہ قسم میں،، فصيام ثلاثة ايام، کے بعد، متتا بعات ، کا لفظ پڑھتے ہیں چونکہ اس میں تواتر نہیں اس لئے یہ قرآنی کلمات نہیں

خواہ وہ آحاد ہوں، اسی صحابی کی قرأت میں،، فعدة من ايام اخر ، ، کے بعد،، متتابعات،، کا کلمہ ہے، اسے قرآنی کلمہ نہیں کہا جائے گا

المتعبد بتلاوته

یعنی وہ کلام جس کی تلاوت نماز میں کی جاتی ہے۔ اس سے احادیث قدسیہ خارج ہو گئیں کیونکہ ان کے الفاظ بھی اگرچہ اللہ تعالی کی طرف ہوتے ہیں مگر نماز ان کی تلاوت سے ادا نہیں کی جا سکتی۔

کتاب کی آسان تعریف

الکلام المنزل علی النبی من اول الفاتحۃ الی آخر سورۃ الناس

(وہ کلام مقدس جو حضور ﷺ پر 'الحمد' سے لے کر 'الناس' تک نازل کیا گیا)

سبق ۶

لفظ و معنیٰ کا مجموعہ

اس پر تمام اہل علم کا اتفاق ہے کہ قرآن نہ تو فقط معانی کا نام ہے اور نہ الفاظ کا بلکہ دونوں کے مجموعہ کا نام ہے کیونکہ اللہ تعالی نے قرآن مجید میں متعدد مقامات پر واضح فرمایا ہے کہ قرآن عربی زبان میں نازل کیا گیا ہے۔

سورۂ یوسف میں فرمایا

انا انزلناہ قرانا عربیا — ہم نے قرآن عربی زبان میں نازل
لعلکم تعقلون (یوسف،۲) — کیا ہے تاکہ تم سمجھ سکو

۲۔دوسرے مقام پر فرمایا ہم نے قرآن کو اپنے حبیب ﷺ کی زبان (عربی) میں نازل کیا ہے

فانما یسرناہ بلسانک — ہم نے اسے آپ کی زبان میں آسان
لعلھم یتذکرون (الدخان،۵۸) — کر دیا ہے تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں

تیسرے مقام پر نہایت ہی واضح الفاظ میں فرمایا

نزل بہ الروح الامین علی — جبریل امین اسے لیکر اترا ہے آپ کے
قلبک لتکون من المنذرین — دل پر تاکہ آپ انجام سے باخبر کرنے
بلسان عربی مبین — والوں میں سے ہوں، کھول کر بیان
(الشعراء،۱۹۳،۹۵) — کرنے والی عربی زبان میں

تو جب تک ان عربی الفاظ کی تلاوت نہیں کی جائے گی جن کی صورت میں قرآن نازل کیا گیا تو اسے قرآن نہیں کہا جائے گا مثلاً اگر کوئی ان نازل شدہ الفاظ کے متن کے بجائے اس کا ترجمہ پڑھتا ہے خواہ وہ ترجمہ عربی زبان میں ہو یا عجمی میں تو اسے قرآن نہیں کہا جائے گا، اسی طرح کوئی نماز میں قرآن کی تلاوت نہیں کرتا بلکہ اس کا ترجمہ اردو وغیرہ پڑھتا ہے تو اس کی نماز نہیں ہوگی کیونکہ نماز میں قرآن کا پڑھنا فرض ہے اور اس نے قرآن نہیں پڑھا بلکہ اس کا ترجمہ پڑھا ہے

سبق ۷

فیض پانے کے آداب

۱۔اس کتاب کو یہ سمجھ کر پڑھا جائے کہ یہ اللہ کا کلام ہے اور یہ تمام کلاموں سے ہر لحاظ سے اعلی و افضل ہے اس کے مثل و برابر کوئی کلام نہیں

۲۔یہ عقیدہ رکھ کر پڑھا جائے کہ اس میں تا قیامت آنے والے انسان اور مخلوق کے درپیش مسائل کا حل موجود ہے، اللہ تعالی نے فرمایا

ولا رطب ولا یابس الا فی کتاب　　کوئی خشک وتر چیز نہیں جس کا بیان

مبین . (الانعام، ۵۹)　　اس کتاب میں نہ ہو

یعنی وہ چیز ہی نہیں جس کا بیان اس کتاب میں نہ ہو

جن لوگوں نے قرآن کے ساتھ تعلق قائم کر لیا ان میں سے حضرت عبداللہ بن عباس

رضی اللہ عنہما کا فرمان ہے

لو ضاع لی عقال بعیر لو جدتہ　　اگر میرے اونٹ کی رسی گم ہو جائے تو (میں کسی

فی کتاب اللہ تعالی　　سے پوچھنے کے بجائے) قرآن کے ذریعے

(الاتقان للسیوطی)　　اسے پالوں گا

جب آپ ﷺ کے در سے فیض پانے والوں کا یہ عالم ہے تو اس ہستی کے علم کا مقام کیا

ہوگا جسے خود باری تعالی نے قرآن کی تعلیم دی

سنقرئک فلا تنسیٰ الا ما شاء　　اب ہم تمہیں پڑھائیں گے کہ تم نہ بھولو

اللہ　(الاعلی ۶،۷)　　گے مگر جو اللہ چاہے

اور یہ بھی فرمایا

ونزلنا علیک الکتاب تبیانا　　اور ہم نے تم پر یہ قرآن اتارا کہ ہر چیز کا

لکل شیء　(النحل، ۸۹)　　روشن بیان ہے

۳۔ اس کے دیئے ہوئے نظام کو خود بھی اپنایا جائے اور پورے معاشرے میں اس کی

اقدار لانے کے لئے بھرپور کوشش کی جائے

نوٹ، اس کے لئے ضروری ہے کہ دیگر کتب سے بڑھ کر اس کا مطالعہ کیا جائے

باب۲

لفظ کی چار تقسیمات

اقسام کے نام

چار اقسام کی تعریفات

خاص کی تقسیم و حکم

سبق ۸

لفظ کی باعتبار معنٰی چار تقسیمات

علماء اصول نے لفظ کی معنی کے لحاظ سے چار تقسیمات کی ہیں

۱۔ لفظ کی پہلی تقسیم

اس لحاظ سے کہ اس کی فلاں معنی کے لئے وضع ہے

اس تقسیم کے اعتبار سے اس کی چار اقسام ہیں

۱۔ خاص ۲۔ عام ۳۔ مشترک ۴۔ موؤل

۲۔ لفظ کی دوسری تقسیم

اس لحاظ سے کہ اس کا استعمال فلاں معنی میں ہورہا ہے اس اعتبار سے یہ چار اقسام ہیں

۱۔ حقیقت ۲۔ مجاز ۳۔ صریح ۴۔ کنایہ

۳۔ لفظ کی تیسری تقسیم

اس لحاظ سے کہ اس کا معنی ظاہر ہے یا مخفی اگر لفظ کا معنی ظاہر ہے تو اس کی یہ چار اقسام ہیں۔

۱۔ ظاہر ۲۔ نص ۳۔ مفسر ۴۔ محکم

اوراگراس کامعنی مخفی ہےتو یہ چار،

۱۔خفی ۲۔مشکل ۳۔مجمل ۴۔ متشابہ

نوٹ

ظاہر کے مقابل خفی،،نص کے مشکل،،مفسر کے مجمل اورمحکم کے مقابل متشابہ ہے

۴۔لفظ کی چوتھی تقسیم

لفظ کی دلالت،معنی پرکس کیفیت سے ہے اس لحاظ سے اس کی یہ چاراقسام ہیں

۱۔استدلال بعبارۃ النص ۲۔استدلال باشارۃ النص

۳۔استدلال بدلالۃ النص ۴۔استدلال باقتضاء النص

سبق ۹

پہلی چاراقسام کی تعریفات

خاص کی تعریف

لفظ وضع لمعنی معلوم علی سبیل الانفراد .

(جس لفظ کی وضع معین چیز کے لئے ہو)مثلا نبی،قرآن،علم

عام کی تعریف

اللفظ الذی یشمل جمیع ما یصلح له بو ضع واحد من غیر حصر

(جس لفظ کی وضع افرادغیرمحصور کے مجموعہ کے لئے ہو)جیسے رجال،مسلمون،کافرون

مشترک کی تعریف

اللفظ ا لمستعمل فی معنیین او اکثر باوضاع متعد دة

(جس لفظ کی وضع دو یااس سے زائدمعانی کے لئے الگ الگ ہو)مثلاعین کی وضع سورج اور چشمہ کے لئے الگ الگ ہے،جاریہ کی وضع لونڈی اورکشتی کے لئے ہے

موؤل کی تعریف

ماترجح من المشترک بعض معانیه بغالب الرأی والا جتهاد

(جس لفظ مشترک کے ایک معنی کو دلیل کی بنا پر معین کرلیا جائے)مثلا

فیھا عین جاریہ، تو یہاں عین کا معنی چشمہ ہے

سبق ۱۰

خاص کا حکم اور تقسیم

خاص کا حکم

یہ معنی پر یقینی و قطعی طور پر دلالت کرتا ہے لہذا اس پر اعتقاد و عمل لازم و فرض ہے اور اس کا انکار کفر ہے یعنی اس کا حکم قطعی ہے

اگر کسی دلیل کی وجہ سے اس میں کسی دوسرے معنی کا بھی احتمال ہو تو پھر اس پر عمل واجب اور اس کا منکر فاسق ہوگا

ارشاد الہی ہے،، اقیموا الصلوۃ یہاں اقیموا امر خاص ہے اور یہ لزوم پر دال ہے لہذا نماز فرض اور اس کا منکر کافر ہے

کفارۂ قسم کے بارے میں ہے اگر دس مساکین کو کھانا یا انھیں کپڑے دینے کی طاقت نہ ہو تو فصیام ثلاثۃ ایام (وہ تین روزے رکھے) یہاں لفظ ثلاثہ خاص ہے تو اب تین ہی روزے لازم ہیں ان میں کمی بیشی نہیں ہو سکتی

ثمرہ حکم خاص

چونکہ خاص قطعی ہوتا ہے تو اگر اس کے مقابل کوئی ظنی چیز آجائے مثلاً خبر واحد یا قیاس تو موافقت کی کوشش کریں گے اگر نہ ہو سکے تو ظنی چھوڑ کر خاص پر عمل کریں گے

خاص کی تقسیم

اس کی چار اقسام ہیں

۱۔ خاص فردی ۲۔ خاص نوعی

۳۔ خاص جنسی ۴۔ خاص عددی

انھیں سمجھنے کے لئے پہلے نوع و جنس کی تعریف ضروری ہے

نوع کی تعریف

جس مفہوم معین کا اطلاق ایسے افراد پر ہو جن کی غرض ایک ہے مثلاً رجل، (بالغ مرد) کے تحت جتنے افراد ہے مثلاً خالد، بکر، فاروق، تمام کی غرض ایک ہی ہے اسی طرح کا معاملہ، فرس، امرأۃ کا بھی ہے

جنس کی تعریف

جس مفہوم معین کا اطلاق ایسے افراد پر ہو جن کی اغراض مختلف ہوں مثلاً انسان، اس کے تحت مرد و عورت ہیں اور ان کی ذمہ داریاں اور اغراض الگ الگ ہیں مثلاً نبی مرد بن سکتا ہے خاتون نہیں بن سکتی، کفالت کی ذمہ داری مرد کی ہے عورت کی نہیں، اسی طرح حیوان کے تحت، انسان، فرس، بقر ہیں

۱۔ **خاص فردی**۔ جب لفظ کسی ذات معین پر دال ہو مثلاً غلام خالد، عمر، اسامہ

۲۔خاص نوعی۔ جب لفظ کسی معین نوع پر دال ہو مثلاً رجل، امرأۃ، فرس

۳۔خاص جنسی۔ جب لفظ کسی معین جنس پر دال ہو مثلاً، انسان، حیوان

۴۔خاص عددی۔ لفظ کثیر پر دال مگر وہ محدود ہو مثلاً اسماء اعداد،

باب ۳

امر کا بیان

امر، التماس، دعا

امر کا حکم

امر کے دیگر معانی

مامور بہ کا حکم

ادا و قضا اور ان کی اقسام

سبق ۱۱

امر کا بیان

زیادہ تر احکام شرعیہ کا مدار اوامر ونواہی پر ہے اور یہ دونوں خاص کی اقسام ہیں

طلب کی تین صورتیں

امر

اگر عالی کی طرف سے طلب ہو تو امر وحکم، مثلاً اعبدوا ربکم (تم اپنے پروردگار کی عبادت کرو)

التماس

اگر مساوی کی طرف سے طلب ہو، مثلاً دوست دوست سے کہے، اشرب

دعا

اگر اپنے سے عالی سے طلب ہو مثلاً اولاد والدین سے کہے اشترلی کتاباً (آپ میرے لئے کتاب خرید لائیں)

مامور بہ

جس کے بجالانے کا حکم ہوا سے مامور بہ کہا جاتا ہے

امر کا حکم

امر سے مقصود کسی کام کو لازم کرنا ہوتا ہے لہذا اس کا حکم لزوم و وجوب ہے

قولوا للناس حسنا (لوگوں سے اچھے طریقے سے بات کرو)

قولوا قولا سدیدا (سیدھی بات کرو)

تو اب اچھی اور احسن انداز میں لوگوں سے بات کرنا ہمارا فریضہ ہے

امر کے دیگر معانی

اگر کوئی قرینہ ہو جو بتائے کہ یہاں امر لزوم کے لئے نہیں تو پھر وہاں وجوب نہیں بلکہ دیگر پندرہ معانی میں سے کوئی معنی ہوگا مثلاً

۱۔ تادیب و تربیت

حضور علیہ السلام نے فرمایا کل مما یلیک (اپنے سامنے سے کھاؤ)

۲۔ اہانت

ذق انک انت العزیز الکریم (الدخان، ۴۹) چکھو ہاں ہاں تو ہی بڑا عزت والا کرم والا ہے

۳۔ دھمکی دینا

من شاء فلیؤمن ومن شاء فلیکفر (الکھف، ۲۹) تو جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے کفر کرے

نوٹ

امر میں نہ تکرار کا تقاضا ہوتا ہے اور نہ تکرار کا احتمال، مثلاً اقعد بیٹھو۔ ایک دفعہ ہی بیٹھنا کافی ہے بار بار تکرار کی ضرورت نہیں

فائدہ

امر کا فی الفور بجالانا ضروری ہوتا ہے یا اس میں تاخیر کی گنجائش ہے؟ تو اس بات کا فیصلہ قرائن سے ہو جاتا ہے

سبق ۱۲

ماموربہ کا حکم

ماموربہ (جس کا حکم ملا) کو بجالانا دو طرح پر ہے

۱۔ ادا ۲۔ قضا

ادا

ماموربہ کو حکم کے مطابق ہی بجالایا جائے مثلاً نماز کا وقت مقرر پر پڑھنا

قضا

لازم شدہ چیز کی مثل بجالانا۔ نماز کا کسی دوسرے وقت میں پڑھنا

ادا کی تقسیم

ادا کی دو اقسام ہیں

۱۔ ادا کامل ۲۔ ادا قاصر

ادا کامل

ماموربہ کو اس کے تمام اوصاف کے ساتھ بجالانا مثلاً باجماعت نماز پڑھنا

ادا قاصر

ماموربہ کے اوصاف میں کمی کے ساتھ بجالانا مثلاً مسبوق کا نماز پڑھنا

قضا کی تقسیم

قضا کی دو اقسام ہیں

۱۔ قضا بمثل معقول ۲۔ قضا بمثل غیر معقول

قضا بمثل معقول

ماموربہ کی ایسی مثل بجالانا جو عقلاً بھی اس کے مماثل ہو، مثلاً نماز کی مثل نماز

قضا بمثل غیر معقول

ماموربہ کی ایسی مثل بجالانا جو شرعاً مثل ہو مگر عقلاً نہ ہو، مثلاً روزہ کا بدل فدیہ

سبق ۱۳

مامور بہ کا حسن

اللہ تعالی نے جس کا حکم دیا اس میں یقیناً حسن اور جس سے منع فرمایا اس میں یقیناً قبح ہوگا

مامور بہ کی دو اقسام ہیں

۱۔ حسن لعینہ ۲۔ حسن لغیرہ

حسن لعینہ ، مامور بہ اگر بذات خود اچھا اور خوب ہو

حسن لغیرہ، مامور بہ میں حسن غیر کی وجہ سے ہو

حسن لعینہ کی دو اقسام ہیں

۱۔ حسن لعینہ، وہ مامور بہ جس سے وصف حسن کبھی جدا ہو ہی نہیں سکتا مثلاً ایمان ،نماز

۲۔ ملحق بحسن لعینہ

وہ مامور بہ جس کی ذات میں حسن کسی واسطہ کی بنا پر ہو مثلاً ،زکوۃ ،روزہ ،حج

زکوۃ بظاہر مال کا ضیاع ہے مگر اللہ تعالی کے حکم سے بندہ اس کا نائب بن کر محتاج کی ضرورت پوری کرتا ہے اور اسی طرح روزہ اور حج کا معاملہ ہے

حسن لغیرہ کی تقسیم

اس کی دو اقسام ہیں

۱۔ مامور بہ میں حسن جس غیر کی وجہ سے آیا وہ مامور بہ سے جدا اور اس کے بعد ہو مثلاً نماز کے لئے وضو میں حسن ،نماز کی وجہ سے ہے، دوسری مثال ،، سعی الی الجمعہ ،، تو اس میں حسن جمعہ کی وجہ سے ہے

۲۔ مامور بہ میں جس غیر کی وجہ سے حسن آیا وہ مامور بہ کے ساتھ ہو مثلاً میت پر نماز جنازہ بظاہر بت پرستی کے مشابہ اور توحید کے منافی ہے لیکن حق مسلم کی وجہ سے اس میں حسن آیا، اسی طرح بظاہر جہاد فساد ہے مگر اعلاء کلمۃ اللہ کی وجہ سے اس میں حسن آیا

فائدہ

حسن لعینہ اور لغیرہ کی دوسری قسم میں کھلا فرق یوں ہے کہ حسن لعینہ میں وسائط ،، اللہ عزوجل کے تخلیق سے ہیں جبکہ حسن لغیرہ میں وسائط (میت کا اسلام اور کافر کا کفر) بندوں کے اختیار میں ہے

باب ۴

نہی کا بیان
منہی عنہ کا قبح اور تقسیم
مطلق اور مقید کی بحث

سبق ۱۴

نہی کا بیان

امر کی طرح نہی بھی صیغہ خاص ہوتا ہے

نہی کی تعریف

وہ کلمہ جس میں ترک فعل کا لزوم ہو، مثلاً

لا تقل لهما اف (ان دونوں کو اف نہ کہو)

امر میں طلب فعل جبکہ نہی میں ترک فعل ہے

منھی عنہ

جس سے منع کیا جائے اسے منھی عنہ کہا جاتا ہے

نہی کا حکم

صیغہ نہی سے حرام کا ثبوت ہوتا ہے اگر نہی قطعی ہو تو حرمت قطعیہ اور اگر ظنی ہو تو کراہت تحریمی ثابت ہوگی مثلاً، **لا تقتلوا اولادكم** (اپنی اولاد قتل نہ کرو) قتل اولاد حرام ہے۔ **لا تقتلوا النفس** (کسی انسان کو قتل نہ کرو) تو انسان کا قتل حرام ہے

سبق ۱۵

منھی عنہ کا قبح

جس شی سے شریعت نے منع کیا ہے اس میں یقیناً قباحت ہوگی تو قبح کے اعتبار سے منھی عنہ کی دو اقسام ہیں

۱۔ قبیح لعینہ ۲۔ قبیح لغیرہ

ان میں سے ہر ایک کی دو اقسام ہیں

قبیح لعینہ کی دو اقسام

۱۔ قبیح لعینہ وصفاً

جس کی قباحت عقلاً بھی ظاہر ہو اور نہی (شریعت) سے بھی مثلاً کفر منعم ومحسن کا انکار ہے جسے عقل بھی برا سمجھتی ہے

۲۔ قبیح لعینہ شرعاً

جس کی قباحت شرع کی رہنمائی کے بغیر عقلاً معلوم نہ ہو سکے، جیسے آزاد انسان کو فروخت کرنا، شرع نے بیع کے لیے مال ہونا شرط قرار دیا ہے جبکہ یہ مال نہیں تو شرعاً قباحت سامنے آنے کے بعد عقل کا بھی یہی فیصلہ ہے

قبیح لغیرہ کی دو اقسام

۱۔ قبیح لغیرہ وصفاً

جس میں قباحت غیر کی وجہ سے آتی ہے اور وہ منھی عنہ سے جدا نہیں ہوتی، یوم نحر کا روزہ، نفس روزہ میں کوئی قباحت نہیں مگر اس سے ضیافت الٰہی رد ہوتی ہے اور دونوں (روزہ اور ضیافت) پورا دن ہیں تو رد ضیافت اس روزہ کا وصف لازم بن گیا

قبیح لغیرہ مجاوراً

جس میں قباحت غیر کی وجہ سے آئے مگر وہ غیر اس کے ساتھ لازم نہ ہو کبھی قباحت ہوگی اور کبھی نہیں۔ مثلاً اذان جمعہ کے بعد بیع وشراء، میں کوئی قباحت نہیں لیکن سعی الی الجمعہ میں تاخیر کی وجہ سے ممنوعہ تھی اگر تاخیر نہ ہو تو بیع جائز ہوگی مثلاً دونوں جمعہ کی طرف جا رہے ہیں اور بیع بھی کر رہے ہیں تو یہ درست ہوگی

سبق ۱۶

مطلق ومقید کی بحث

خاص ہی کی دو اقسام ہیں

۱۔ مطلق ۲۔ مقید

مطلق کی تعریف

جو لفظ ذات مدلول پر دلالت کرے، اس میں صفات کا لحاظ نہ ہو۔

رقبہ، رسول

مقید کی تعریف

جو لفظ ذات مدلول پر مع صفت دلالت کرے جیسے رجل بغدادی، رجال صالحون، رقبة مؤمنة

کفارۂ قسم میں ہے۔ فتحریر رقبة (غلام آزاد کرو) یہاں رقبہ مطلق ہے مگر کفارہ قتل میں ہے فتحریر رقبة مؤمنة (مومن غلام کی آزادی لازم ہے) اس مقام پر رقبہ مقید ہے

مطلق کا حکم

مطلق اپنے اطلاق پر ہی رہتا ہے چونکہ یہ خاص وقطعی ہے لہٰذا اس کی تقیید

کے لیے دلیل قطعی کا ہونا ضروری ہے، کسی دلیل ظنی مثلاً خبر واحد سے اسے مقید نہیں کیا جا سکتا مثلاً، وضو میں صرف اعضاء دھونے کا حکم ہے کیونکہ فاغسلوا وجوھکم وایدیکم مطلق ہے اس میں ترتیب اور تسمیہ کی قید نہیں لہٰذا انھیں لازم قرار نہیں دیا جا سکتا کیونکہ یہ دلائل ظنیہ سے ثابت ہیں

مقید کا حکم

اس میں قید کا خیال رکھا جائے گا، کفارہ قتل میں مؤمن غلام ہی آزاد کیا جائے گا

باب ۵

عام کی بحث

الفاظ عموم

عام کی تقسیم

عام میں تخصیص

سبق ۱۷

عام کی بحث

عام کی تعریف

اللفظ الذی یشمل جمیع ما یصلح له بوضع واحد من غیر حصر

(جس لفظ کی وضع افراد (غیر محصور) کے مجموعہ کے لئے ہو جیسے رجال، مسلمون، کافرون

الفاظ عموم

الفاظ عموم یہ ہیں

۱۔ صیغۂ جمع ۔ مسلمون، مشرکون، رجال

۲۔ اسماء جمع ۔ نساء، ناس یعنی وہ کلمات جن کا واحد ان کی جنس سے نہیں

۳۔ معناً جمع ۔ من، ما، قوم، رہط

۴۔ اسم مفرد جس پر الف لام ہو ، الانسان، السارق، الزانی

۵۔ کل، جمیع، کافۃ، عامۃ مثلاً کل نفس ذائقۃ الموت

عام کی تقسیم

اس کی تین اقسام ہیں

۱۔ جو اپنے عموم پر ہی ہو اور اس کے حکم سے کسی فرد کے خروج (تخصیص) پر قرینہ نہ ہو

ان اللہ علی کل شئی قدیر ۔ ان اللہ بکل شئی علیم

اس کا نام۔ **عام لم یخص عنه البعض** (عام محمول بر عموم) ہے

۲۔ جس عام پر قرینہ ہو کہ بعض افراد ہی مراد ہیں، **وللہ علی الناس حج البیت من استطاع الیه سبیلاً**، یہاں الناس عام ہے مگر شرط استطاعت کی وجہ سے فقرا حکم سے خارج ہو گئے۔

اس قسم کا نام ،**عام خص عنه البعض** (عام مخصوص البعض) ہے

۳۔ ایسا عام کہ اس کے عموم وخصوص پر کوئی قرینہ نہ ہو

فائدہ

تخصیص۔ دلیل کی بنا پر عام کا اپنے بعض افراد تک محدود ہو جانا تخصیص کہلاتا ہے۔

سبق ۱۸

عام کا حکم

۱۔ عام کی پہلی قسم ۔ عام غیر مخصوص البعض

تمام کے ہاں یہ خاص کی طرح قطعی ہے لہذا اس کے معنی و مدلول پر اعتقاد و عمل لازم و فرض ہے اور اس کا انکار کفر ہے

۲۔ اس کی دوسری قسم عام مخصوص البعض ،تمام کے ہاں ظنی ہے

۳۔ تیسری قسم جہاں اس کے عموم کی بقایا تخصیص پر کوئی قرینہ نہیں اس کے حکم میں اختلاف ہے۔ احناف کے ہاں اس کا حکم قطعی ہے جبکہ باقی ائمہ کے ہاں اس کا حکم ظنی ہے

عام میں تخصیص

جب عام قطعی ہو تو اس، میں دلیل ظنی سے تخصیص نہیں ہو سکتی ہاں جب عام ظنی ہو تو پھر تخصیص ہو سکتی ہے۔

تخصیص کے بعد عام ظنی ہو جاتا ہے اس پر عمل تو لازم ہی رہتا ہے مگر انکار کفر نہیں بنتا۔

مخصص کون؟ مخصص دو طرح کا ہو سکتا ہے

۱۔متصل ۲۔منفصل

متصل مخصص

استثناء،صفت،شرط مثلاً

ولکم نصف ما ترک ازواجکم ان لم یکن لھن ولد اور تمہاری بیویاں جو چھوڑ جائیں اس میں سے تمہارا آدھا ہے اگر ان کی اولاد نہ ہو (النساء،۱۲)

تو یہاں نصف حصہ،عدم ولد کے ساتھ مشروط ہے

منفصل مخصص

حس،عقل،نص،مثلاً **خالق کل شئی** تو یہاں اللہ تعالٰی کی ذات شی سے عقلاً خارج ہے کیونکہ وہ خالق اور باقی تمام مخلوق ہے

باب ٦

مشترک کی بحث

موؤل کی بحث

سبق ۱۹

مشترک کی بحث

مشترک کی تعریف

جس لفظ کی دو یا دو سے زائد معانی کے لیے الگ الگ وضع ہو جیسے لفظِ 'قرء' حیض و طہر، لفظِ مولیٰ، عبد اور مالک اور النھل نینداور پیاس میں مشترک ہے

اس کا حکم

کسی دلیل کی بنا پر ایک معنیٰ ہی لیا جائے گا وقت واحد میں تمام معانی مراد نہیں ہو سکتے مثلاً قرء، سے حیض مراد ہوگا یا طہر، دونوں مراد نہیں ہو سکتے۔

مشترک کی تقسیم

اس کی دو اقسام ہیں

۱۔مشترک لفظی ۲۔مشترک معنوی

مشترک لفظی ۔ وہ لفظ جس کی وضع دو یا اس سے زائد معانی کے لیے الگ الگ ہو

مشترک معنوی ۔ لفظ کی وضع تو ایک معنیٰ کے لیے ہو لیکن اس معنیٰ کے تحت کثیر افراد ہوں مثلاً نکاح کا معنیٰ ضم ہے لیکن اس کے دو افراد ہیں عقد اور وطی

فائدہ

مشترک معنوی، عام میں شامل ہے کیونکہ مشترک کے لیے الگ الگ وضع ضروری ہے جو کہ معنوی میں نہیں لہذا یہاں مشترک سے مراد لفظی ہی لیا جائے گا

سبق ۲۰

مؤول کا بیان

مؤول کی تعریف

وہ لفظ مشترک جس کا ایک معنیٰ ظن غالب کی وجہ سے مراد لیا گیا ہو جیسے **والمطلقات یتربصن بانفسھن ثلثۃ قروء** میں لفظ قروء مشترک ہے جب دلیل کی وجہ سے حیض مراد لیا تو اب یہ مؤول ٹھہرا۔

ظن غالب، اس لفظ کے محل اور اس کے سیاق وسباق (آگے پیچھے) عبارت میں غور وفکر سے حاصل ہوگا، مثلاً لفظ ثلثۃ (تین) کا تقاضا[1] ہے کہ قروء سے مراد حیض ہو۔

اس کا حکم

یہاں معنیٰ ظن غالب (اجتھاد) سے متعین ہوتا ہے جس کی وجہ سے یہ قطعی نہیں ہوسکتا کیونکہ اس میں احتمالِ خطا ہے، لہذا اس پر عمل لازم ہوگا مگر اختلاف کرنے والے کو گمراہ نہیں کہا جاسکتا مثلاً شوافع دلائل کی بنا پر اگر قروء سے طہر مراد لیتے ہیں تو ممکن ہے وہ درست کہتے ہوں یعنی مؤول کی مراد ظنی ہوتی ہے نہ کہ قطعی

ائمہ اربعہ کا اختلاف

واضح رہے ائمہ اربعہ، امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت (۱۸۰ھ)، امام مالک (۱۷۹ھ)، امام محمد بن ادریس شافعی (۲۰۴ھ) اور امام احمد بن حنبل (۲۴۱) کا

مسائل میں اختلاف اسی طریق پر ہے مثلاً کوئی حنفی جب اپنے امام کی کسی مسئلہ میں تقلید کرے تو اس کے ذہن میں رہے ممکن ہے دیگر ائمہ کی آراء درست ہوں

باب ۷

لفظ کی دوسری تقسیم

وضع کی اقسام

حقیقت کا بیان

تقسیم حقیقت

مجاز کا بیان و تقسیم

صریح و کنایہ

سبق ۲۱

لفظ (نظم) کی دوسری تقسیم

لفظ کی استعمال کے لحاظ سے چار اقسام ہیں

۱۔حقیقت ۲۔مجاز ۳۔صریح ۴۔ کنایہ

ان کے بیان سے پہلے ان اصطلاحات کا معلوم ہونا ضروری ہے

۱۔واضع ۲۔وضع ۳۔موضوع ۴۔موضوع لہ

واضع

لفظ کو کسی معنی کے لیے مقرر کرنے والا،حقیقۃً اللہ تعالیٰ ہی ہے

وضع

لفظ کو کسی خاص معنی کے لیے اس طرح مقرر کرنا کہ لفظ بولتے ہی وہ معنی سمجھ آجائے۔

موضوع۔جس لفظ کو مقرر کیا گیا

موضوع لہ۔جس معنی کے لیے مقرر کیا گیا

وضع کی تین اقسام ہیں

۱۔وضع لغوی ۲۔وضع عرفی ۳۔وضع شرعی

وضع لغوی

اگر اہلِ لغت نے لفظ کو خاص معنی ومفہوم کے لیے مقرر کیا مثلاً **اسد** کی وضع شیر کے لیے ہے، دابة (ہر زمین پر چلنے والا) اس کا نام حقیقت لغویہ ہے

وضع عرفی

مخصوص اہل فن یا عام لوگوں نے کسی لفظ کو خاص مفہوم کے لیے مقرر کر لیا۔ نحویوں کے ہاں اسم، فعل، حرف کے مخصوص مفاہیم ہیں، عام لوگوں کے ہاں دابہ چوپایہ، اس کا نام حقیقت عرفیہ ہے

وضع شرعی

شریعت نے کسی لفظ کو مخصوص مفہوم کے لیے مقرر کر دیا، ایمان، کفر، صلاۃ، زکوۃ، صوم، حج، خاتم النبیین (آخری نبی) وغیرہ۔ ان الفاظ کا وہی مفہوم لیا جائے گا جو شریعت نے بیان کیا، مثلاً نماز وہی ہے جو حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے ادا کر کے بتائی جس میں قیام، رکوع، سجدہ وغیرہ ہے۔ اس کا نام حقیقت شرعیہ ہے۔

سبق ۲۲

حقیقت کا بیان

حقیقت کی تعریف، **اللفظ الذی استعمل فی معناہ الموضوع لہ**

(لفظ کا اپنے معنی موضوع لہ میں ہی استعمال ہونا)، لفظ **اسد** سے شیر ہی مراد لینا حقیقت ہے

مجاز کی تعریف، **لفظ استعمل فی غیر المعنی الذی وضع لہ لمناسبة**

(لفظ کو کسی مناسبت کی وجہ سے اس کے غیر معنی موضوع لہ میں استعمال کرنا) مثلاً اسد سے بہادر آدمی مراد لینا

حقیقت کا حکم

معنی موضوع لہ ثابت ہو جائے گا خواہ وہ عام ہو یا خاص، امر ہو یا نہی، خواہ متکلم کی نیت ہو یا نہ ہو، ارکعوا سے شرعی رکوع کا حکم خاص ثابت ہو رہا ہے۔

فائدہ

حقیقت کو مجاز پر فوقیت وترجیح حاصل ہے کیونکہ حقیقت کو قرینہ کی ضرورت نہیں جبکہ مجاز کو ضرورت ہے

نوٹ

جب تک حقیقی معنیٰ پر عمل ممکن ہو مجاز مراد نہیں لیا جائے گا، اگر کسی وجہ سے معنیٰ موضوع لہ مراد نہیں لیا جا سکتا تو پھر لفظ کا استعمال مجازاً ہوگا، جیسے کوئی کہتا ہے شیر پڑھ رہا ہے تو اب درندہ نہیں بلکہ بہادر آدمی مراد لیا جائے گا

تقسیم حقیقت

حقیقت کی تین اقسام ہیں

۱۔حقیقت مستعملہ ۲۔ حقیقت متعذرہ ۳۔حقیقت مھجورہ

۱۔ حقیقت مستعملہ

لفظ اپنے معنیٰ موضوع لہ میں استعمال ہوتا ہے، جیسے اسد بمعنی درندہ

۲۔ حقیقت مھجورہ

عرف میں لفظ کا استعمال مجازی معنیٰ میں ہو مثلاً کسی کے گھر میں وضع قدم (پاؤں رکھنا) کا معنیٰ عرف میں دخول (مجاز) ہے نہ کہ (حقیقت) باہر رہ کر محض پاؤں رکھنا یعنی معاشرہ میں اس لفظ کا حقیقی معنیٰ چھوڑ ہی دیا گیا ہے

۳۔ حقیقت متعذرہ

لفظ کے حقیقی معنیٰ پر عمل دشوار و مشکل ہے، جیسے کوئی کہے، میں اس درخت سے نہیں کھاؤں گا، یہاں مراد پھل کھانا ہے نہ کہ پتے اور چھال اگر چہ انھیں بتکلف کھایا جا سکتا ہے

فائدہ، آخری دونوں اقسام وصورتوں میں بالاتفاق مجازی معنیٰ ہی مراد ہوتا ہے

سبق ۲۳

مجاز کا بیان

اس کی دو اقسام ہیں

۱۔مجاز لغوی ۲۔ مجاز عقلی

مجاز لغوی

لفظ کا معنیٰ غیر موضوع لہ میں مناسبت وعلاقہ کی وجہ سے استعمال ہونا، صلاۃ کا شرعی حقیقی معنیٰ نماز ہے مگر بطور مجاز دعا ہے

مجاز عقلی

فعل کی نسبت غیر فاعل حقیقی کی طرف کرنا، جیسے کہا جاتا ہے **انبت الربیع البقل** (بہار نے سبزہ اگایا) فاعل حقیقی اللہ تعالیٰ ہے لیکن بہار (وقت) کی طرف نسبت کر دی گئی ہے

نوٹ

اگر کسی مسلمان نے کسی کی طرف سبب ووسیلہ سمجھتے ہوئے شی کی نسبت کر دی تو یہ شرک نہیں لہذا اسے شرک قرار دینا سراسر ظلم وزیادتی ہے

مجاز لغوی کی تقسیم

حقیقت ومجاز کے درمیان علاقہ ومناسبت کا پایا جانا ضروری ہے، اس علاقہ کی وجہ سے مجاز کی دو اقسام ہیں

۱۔ مجاز مرسل ۲۔ مجاز مستعار

۱۔ مجاز مرسل

اگر حقیقت ومجاز کے درمیان صورۃً مناسبت ہو جیسے کل بول کر جز مراد لیا جائے **یجعلون اصابعھم فی اذانھم**

فائدہ

علاقہ جات چوبیس بنتے ہیں سبب ومسبب، حال ومحل، علت وحکم، لازم وملزوم، عام وخاص وغیرہ

۲۔ مجاز مستعار

حقیقت ومجاز کے مابین معنوی مناسبت (علاقہ تشبیہ) ہو، اسد اور رجل شجاع کے درمیان صورۃً نہیں معناً مشابہت (بہادری) ہے۔

فائدہ

اگر کوئی لفظ، علاقہ کے بغیر معنی غیر موضوع لہ میں استعمال ہو تو وہ "مرتجل" کہلاتا ہے

عمومِ مجاز

لفظ کا ایسا معنی، لینا جو حقیقی ومجازی دونوں کو شامل ہو، **حرمت علیکم امھاتکم**، امھات کا حقیقی معنیٰ والدہ، مجازی معنی نانی ہے تو یہاں امھات سے اصل مراد ہے جس کے تحت دونوں ہی آرہے ہیں۔

سبق ۲۴

صریح وکنایہ

لفظ حقیقت ہو یا مجاز، دونوں کبھی صریح اور کبھی کنایہ ہوسکتے ہیں

صریح کی تعریف

لفظ کی مراد بالکل ظاہر ہو، بعت، اشتریت، انت طالق

صریح کا حکم

اس کے ثبوت حکم کے لیے نیتِ متکلم کا اعتبار نہیں یعنی متکلم خواہ ارادہ کرے یا نہ کرے حکم ثابت ہو جائے گا، مثلاً بیوی سے کہتا ہے، **انت طالق**. تو طلاق واقع ہو جائے گی۔

کنایہ کی تعریف

لفظ کی مراد ظاہر نہ ہو بلکہ قرینہ سے اس کا تعین ہو

فائدہ

کنایہ سے مراد، موقع و محل یا متکلم کی نیت سامنے آنے سے ظاہر ہوگی

کنایہ کا حکم

مراد ظاہر ہونے تک حکم موقوف رہے گا مثلاً بیوی سے کہا تو اپنے والدین کے ہاں چلی جا تو اب اگر نیت طلاق ہے تو طلاق واقع ہوگی ورنہ نہیں

نوٹ،

حدود و کفارات صریح الفاظ سے ثابت ہوں گے نہ کہ کنائی الفاظ سے مثلاً ایک آدمی ان الفاظ میں اقرار کرتا ہے 'اخذت مال فلان' تو حد سرقہ نافذ نہ ہوگی ممکن ہے اس نے مال غصب کیا ہو ہاں اگر لفظ 'سرقت' بولے تو حد نافذ ہوگی۔

باب ۸

لفظ کی تقسیم ثالث

ظاہر، نص، مفسر و محکم

مقابلات کا بیان

خفی، مشکل، مجمل، متشابہ

سبق ۲۵

تقسیم ثالث کا بیان

ظہورِ معنی وخفا کے اعتبار سے لفظ کی تقسیم

ظہور معنی کے اعتبار سے لفظ کی چار اقسام ہیں

۱۔ظاہر ۲۔نص ۳۔مفسر ۴۔محکم

ظاہر کی تعریف

ہر وہ لفظ یا کلام جس کا معنی سامع کو بلا تامل سمجھ آجائے اگرچہ متکلم کی غرض وہ معنی نہ ہو

نص کی تعریف

جس میں معنی کا ظاہر سے بھی زیادہ ظہور و وضاحت ہو اور متکلم کی غرض بھی وہی معنی ہو

دونوں کی مثال

ارشاد الٰہی ہے۔ **فانکحوا ما طاب لکم من النساء مثنیٰ وثلاث وربٰع،** پہلے لوگ سو سو عورتوں سے شادی کرتے مگر اسلام نے آکر پابندی عائد کی کہ تم زیادہ مجبور ہو تو بشرط انصاف زیادہ سے زیادہ چار کر سکتے ہو، آیت اسی غرض

(تحدید ازواج) کے لئے نازل کی گئی لیکن سنتے ہی آدمی اس سے جواز نکاح بھی جان لیتا ہے اگر چہ وہ مقصد نزول نہیں۔

دونوں کا حکم

۱۔ یہ عام ہوں یا خاص اس کے مدلول ومعنی پر عمل لازم ہوگا

۲۔ دلیل کے بغیر ان کے ظاہر میں تاویل نہیں کی جائے گی

۳۔ ان میں تاویل، تخصیص اور تنسیخ کا احتمال ہوتا ہے

مفسر کی تعریف

جس میں ظہور، نص سے بھی زیادہ ہو اور اس میں تاویل وتخصیص کا احتمال خود متکلم ختم کردے، قاتلوا المشرکین کافۃ، لفظ مشرکین میں احتمال تخصیص تھا مگر کافۃ نے آکر اسے ختم کردیا

اس کا حکم

اس کے معنی پر عمل، لازم البتہ اس میں نسخ کا احتمال ہوتا ہے

محکم

جس میں ظہور معنی اسقدر اشکار ہو کہ نہ اس میں تاویل کی گنجائش ہو اور نہ نسخ کی مثلاً ان اللہ بکل شئی علیم

اس کا حکم

اس کے مدلول پر عمل، قطعی طور پر لازم ہے

فائدہ

نسخ کا احتمال حضور ﷺ کی ظاہری حیات تک ہی ہے اس کے بعد اسلام کے کسی بھی حکم کو کوئی منسوخ نہیں کرسکتا

سبق ۲۶

مقابلات کا بیان

خفا معنی کے اعتبار سے بھی چار اقسام ہیں

۱۔خفی ۲۔مشکل ۳۔مجمل ۴۔متشابہ

سابقہ اقسام کا آپس میں مقابلہ نہیں لہذا یہ ان کے مقابلات کہلاتے ہیں

خفی کی تعریف

جس کا معنی ظاہر ہو لیکن اس کے بعض افراد پر لاگو میں خفا ہو جو ادنی تامل سے دور ہو جائے

فائدہ

مال محفوظ کو محافظ کی غفلت کی وجہ سے لے لینا سرقہ کہلاتا ہے، اللہ کا حکم ہے سارق

کے ہاتھ کاٹو،،طرار(جیب کترا)،،نباش (کفن چور) پر سارق کا اطلاق ہوتا ہے یا نہیں؟ طرار میں سے مہارت اور جرأت والا وصف سارق سے زیادہ ہے لہذا اسے سارق والی سزا ہوگی اور نباش میں کمی ہے کیونکہ کفن کی جگہ محفوظ نہ تھی تو اب اسے سارق والی سزا نہ ہوگی

اس کا حکم

وجہ خفا میں غور وفکر کیا جائے اگر واضح ہو جائے کہ یہ لفظ اس فرد کو شامل ہے تو اسے داخل رکھا جائے ورنہ خارج

مشکل

جس میں متعدد معانی کے احتمال کی وجہ سے خفا ہو اور خفا دور کرنے کے لئے کافی غور کی ضرورت ہو، مثلاً (والمطلقات یتربصن با نفسھن ثلثة قروء) قرء مشکل ہے تو پہلے اس کے معانی تلاش کیے جائیں، حیض اور طہر، پھر دلائل کی بنا پر مراد کو متعین کیا جائے ایک فریق نے طہر لیا جبکہ دوسرے نے حیض

اس کا حکم

اولاً، اس کے معانی کی تلاش کی جائے

ثانیاً، دلائل کی بنا پر مراد کا تعین کیا جائے

مجمل

جس میں اس قدر خفا ہو کہ بیان متکلم کے علاوہ وہ کسی غور وفکر سے دور نہ ہو مثلاً وامسحوا برؤوسکم (سر کا مسح کرو) کتنے حصہ کا؟ اس کا کوئی ذکر نہیں حضور ﷺ نے کم از کم ربع رأس کا مسح فرما کر اس کی مقدار کو واضح کر دیا

اس کا حکم

۱۔ اس کی مراد کے برحق ہونے کا یقین رکھا جائے

۲۔ متکلم کی وضاحت تک خاموشی اختیار کی جائے

۳۔ وضاحت قول وفعل دونوں سے ہو سکتی ہے

متشابہ

جس کی مراد سے امت اس دنیا میں آگاہ نہیں ہو سکتی

مثلاً حروف مقطعات، الم، ق، المص

حکم۔ جو اللہ تعالی کی مراد ہے وہ حق ہے

نوٹ

متشابہات کا علم امت کو نہیں،، حضور ﷺ انھیں جانتے ہیں تفصیل کے لئے ہماری کتاب،، علم نبوی اور متشابہات،، کا مطالعہ مفید رہے گا

باب ۹

لفظ کی تقسیم رابع

عبارۃ النص، اشارۃ النص

دلالۃ النص

اقسام بیان

بیان تقریر و تفسیر

سبق ۲۷

تقسیم رابع کا بیان

لفظ و نظم کی دلالت کے اعتبار سے چار اقسام ہیں یعنی نظم سے حکم شرعی پر استدلال کی صورتیں

۱۔عبارۃ النص ۲۔اشارۃ النص ۳۔دلالۃ النص ۴۔اقتضاء النص

فائدہ

نص ۔وہ الفاظ جس سے معنی سمجھ آ رہا ہے خواہ وہ ظاہر ہے یا نص، مفسر ہے یا محکم

عبارۃ النص

نظم و الفاظ کا اسی حکم پر دلالت کرنا جس کے لئے کلام کیا گیا مثلاً احل اللہ البیع وحرم الربوا، اس کا مقصد نزول، بیع اور ربا میں فرق کرنا ہے، جب ہم اس سے اس پر استدلال کریں گے تو اس کا ثبوت عبارۃ النص کہلائے گا

اشارۃ النص

نظم سے وہ حکم مقصود نہیں مگر بالتبع اس پر دلالت ہو، سابقہ مثال میں مقصود بیع و ربا میں فرق تھا لیکن وہ بالتبع جواز بیع اور حرمت ربا پر بھی دال ہے

دلالۃ النص

لفظ کا عبارت میں مذکور حکم کی علت پر لغۃً دلالت کرنا یعنی اسے ہر اہل زبان آسانی سے سمجھ جائے۔ مثلاً لا تقل لهما اف، اب ہر ایک سمجھتا ہے اف نہ کہنے کی علت ایذا ہے

حکم۔ یہاں علت پائی جائے گی وہاں حکم ہوگا مثلاً والدین کو گالی دینا، بے ادبی کرنا ،ان سب کا یہاں ذکر نہیں ہے یہ مسکوت عنہ ہیں مگر ان میں چونکہ علت ہے لہذا یہ بھی حرام ہیں

نوٹ۔ یہاں مقصود مخصوص الفاظ نہیں بلکہ علت کا ہونا ضروری ہے، اسی کو فحوی الخطاب اور مفہوم موافقت بھی کہا جاتا ہے

اقتضاء النص

کلام کا اپنے مدلول سے باہر (مقدر) کسی ایسے معنی پر دلالت کرنا جس پر شرعاً اس کلام کی صحت یا صدق موقوف ہے، انما الا عمال بالنیات اس کا ظاہری معنی یہ ہے کہ بے نیت کسی عمل کا وجود نہیں حالانکہ بے نیت کتنے اعمال کا وجود ہے تو یہاں معنی ہوگا، ثواب الاعمال بالنیات، تو یہاں ثواب کا مقدر ماننا اس کا تقاضا ہے تا کہ اس کا معنی درست ہو جائے

حکم ۔ اس مقدر کا بقدر ضرورت ہی اعتبار کیا جائے نہ کہ ضرورت سے زائد

سبق ۲۸

اقسام بیان

پیچھے گذرا کچھ کلام، متکلم کے بیان کے بغیر سمجھ ہی نہیں آتے ،مثلاً وامسحوا برؤوسکم، مجمل ہے اس کا بیان رسول ﷺ نے اپنے عمل سے فرمایا، اسی طرح صلاۃ، زکوۃ، صوم، حج کی تفصیلات بھی آپ ہی نے بیان کیں

بیان

وہ کلام ہے جس کے ذریعے متکلم اپنی مراد واضح کرے

اس کی پانچ اقسام ہیں

۱۔ بیان تقریر ۲۔ بیان تفسیر ۳۔ بیان تغییر

۴۔ بیان ضرورت ۵۔ بیان تبدیل

۱۔ بیان تقریر

کلام کو ایسے الفاظ سے مؤکد کرنا کہ اس میں مجاز اور تخصیص کا احتمال ختم ہو جائے مثلاً

فسجد الملائکة کلهم اجمعون

حکم ۔ ہر حال میں اس کو سامنے رکھا جائے گا خواہ وہ متصل ہو یا منفصل

۲۔ بیان تفسیر

لفظ غیر واضح المراد کی مراد کو واضح کر دینا، مثلاً صلاۃ مجمل کی مراد کو واضح کرنا۔ مشترک کی مراد کو متعین کر دینا

حکم۔ ہر حال میں اس کا اعتبار ہوگا

۳۔ بیان تغییر

متکلم، بیان کے ذریعے اپنے کلام سابق کے معنی کو بدل ڈالے۔ کسی کلام کے بعد شرط (تعلیق) یا استثناء کا ذکر بیان تغییر کہلاتا ہے مثلاً انت طالق ان دخلت الدار

حکم۔ اگر متصل ہو تو فبہا بصورت انفصال معتبر نہیں

۴۔ بیان ضرورت

بوجہ ضرورت غیر کلام کو کلام کی مراد کی وضاحت کا ذریعہ بنانا۔ یہ بیان بصورت قول نہیں ہوا کرتا مثلاً ورثہ ابواہ فلامہ الثلث یہاں ماں کا حصہ بیان ہوا مگر والد کا نہیں تو ضرورۃً معلوم ہو جائے گا بقیہ سارا مال والد کا ہے، یہاں سکوت بمنزل نطق ہوتا ہے

۵۔ بیان تبدیل

کلام لاحق کے ذریعے کلام سابق کے حکم کو حکم سے بدل دینا،، اس کا دوسرا نام نسخ ہے

پہلے بیت المقدس کیطرف نماز ادا کی جاتی [illegible]

باب ۱۰

اصل ثانی

سنت کا بیان

مباحث سنت

حدیث کی تین اقسام

تواتر لفظی و معنوی

خبر مشہور و واحد

افعال نبوی کی تقسیم

سبق ۲۹

اصل ثانی

سنت کا بیان

سنت کی تعریف

سید المرسلین ﷺ کا قول، فعل، تقریر، اور صفت

تقریر

کوئی فعل وقول آپ ﷺ کے علم میں آیا اور آپ نے سکوت اختیار فرمایا

نوٹ

بعض اوقات صحابی کے قول وفعل کو بھی سنت کہہ دیا جاتا ہے

سنت کا قرآن سے تعلق

سنت قرآن کی تشریح وتوضیح ہے مطالعہ قرآن میں اسے پیش نظر رکھنا لازم ہے ورنہ

گمراہی کا خطرہ ہے

مباحث سنت

یہ دو ہیں

۱۔ ایک کا تعلق نفس الفاظ سے ہے اس کی وہی تفصیلات ہے جو قرآن کے تحت آچکیں، اس کے الفاظ بھی، خاص، عام، مشترک، حقیقت ومجاز، ظاہر ونص وغیرہ ہونگے

۲۔ کچھ مباحث ایسی ہیں جن کا تعلق صرف سنت سے ہی ہے

حدیث کے دو اجزا

۱۔ وہ حصہ جس میں ناقلین کے نام ہوتے ہیں، اسے سند اور ناقلین کو راوی کہا جاتا ہے

۲۔ اصل مضمون جو متن حدیث کہلاتا ہے

سبق ۳۰

تین اقسام کا بیان

ناقلین کے اعتبار سے حدیث کی تین اقسام ہیں

۱۔ متواتر ۲۔ مشہور ۳۔ خبر واحد

۱۔ متواتر

جس روایت کے ناقلین ہر زمانے میں اتنے ہوں کہ ان کا جھوٹ پر اتفاق عقل قبول نہ کرے مثلاً قرآن، ہر زمانہ میں لاکھوں اس کے ناقلین ہیں، کسی لفظ میں کوئی

فرق نہیں پانچ نمازیں،، رکعات فرائض کی تعداد

تواتر کی دو اقسام

۱۔ تواتر لفظی ۲۔ تواتر معنوی

تواتر لفظی

اگر تمام ناقلین کے الفاظ ایک ہی ہوں مثلاً الفاظ قرآن

تواتر معنوی

الفاظ میں اختلاف ہو جائے لیکن مفہوم ایک ہی ہو مثلاً روایت مسح علی الخفین

راویوں کے الفاظ میں معمولی فرق ہے مگر مفہوم ایک ہے

حکم

روایت متواتر سے علم یقینی حاصل ہوتا ہے لہذا اس پر اعتقاد وعمل دونوں لازم اور اس کا انکار کفر ہے

مشہور

جس حدیث کے راوی عہد صحابہ میں چند ہوں لیکن تابعین اور تبع تابعین کے دور میں تواتر کی حد تک پہنچ جائیں

حکم

اس پر اعتقاد وعمل ضروری ہے مگر اس کا انکار کفر نہیں بلکہ گمراہی ہے

نوٹ۔ مشہور اصلاً خبر واحد ہی ہوتی ہے

خبر واحد

جس حدیث کے راوی تینوں ادوار میں ایک یا دو یا چند ہی ہوں، مثال، اکثر احادیث اخبار احاد ہی ہیں

حکم

اس سے ظن غالب حاصل ہوتا ہے، عمل واجب مگر منکر فاسق ٹھرے گا

نوٹ

متواتر اور مشہور حدیث سے قرآنی عام کو خاص یا مطلق کو مقید کیا جاسکتا ہے مگر خبر واحد کو یہ وجہ حاصل نہیں

سبق ۳۱

افعال نبوی کی تقسیم

افعال نبوی کی تین اقسام ہیں

۱۔ افعال جبلیہ

وہ افعال جن کا صدور طبعاً ہوا، مثلاً، قیام، قعود، اکل، شرب، لباس، انھیں افعال فطریہ بھی کہا جاتا ہے

حکم۔ یہ افعال امت پر لازم نہیں

۲۔ افعال خاصہ

وہ افعال جن کی اجازت صرف آپ ﷺ کو ہی ہے مثلاً، صوم وصال

حکم۔ امت کے لئے ان افعال کا اپنانا منع ہے

۳۔ افعال تشریعیہ

جن افعال کا مقصد امت کو تعلیم شریعت دینا ہے

حکم۔ کوئی ان میں سے امت پر فرض ولازم، کوئی سنت اور کوئی مستحب ومباح ہے

باب ۱۱

اصل ثالث

اجماع کا بیان

اصل رابع

قیاس کا بیان

سبق ۳۲

اصل ثالث

اجماع کا بیان

اجماع کی تعریف

حضور ﷺ کے وصال کے بعد علماء کا کسی امر پر متفق ہو جانا ، مثلاً خلافت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ پر صحابہ کا اتفاق

اجماع کی تین اقسام ہیں

۱۔ اجماع قولی

جس حکم پر علماء نے زبانی اتفاق کیا، مثلاً سب سے دستخط کروائے

۲۔ اجماع فعلی

سب علماء نے اس پر عمل شروع کر دیا، مثلاً مضاربت و مشارکت

۳۔ اجماع سکوتی

کسی ایک مجتہد نے حکم بیان کیا یا عمل کیا باقی اہل الرائے آگاہ ہونے کے باوجود خاموش رہے

فائدہ

حضور ﷺ کا فرمان ہے **لا تجتمع امتی علی ضلالۃ** (میری امت گمراہی پر جمع نہیں ہوسکتی)

نوٹ، اجماع فروعات میں ہوسکتا ہے اعتقادیات میں نہیں

سبق ۳۳

قیاس کا بیان

قیاس کی تعریف

علت مشترکہ کی بنا پر غیر مذکور شئی کے لئے مذکور شئی کا حکم ثابت کرنا

مثلاً شراب کا حکم معلوم ہے کہ حرام ہے لیکن دیگر نشہ آور کا حکم معلوم نہیں بھنگ، افیون، تو ہم نے علت (نشہ) ان میں پائی تو ان پر بھی یہی حکم نافذ کردیا

ارکان قیاس

یہ چار ہے

۱۔مقیس علیہ ۲۔مقیس ۳۔علت مشترکہ ۴۔حکم

۱۔مقیس علیہ

اصل۔جس پر قیاس کیا جائے، مثلاً شراب

۲۔مقیس

فرع۔جس کو قیاس کیا گیا، بھنگ، افیون

۳۔علت

جو اصل وفرع دونوں میں ہے ۔نشہ

۴۔حکم

فرع کا حرام ہونا۔حرمت بھنگ

هٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّی

اُمت مسلمہ کے لیے خوشخبری

عالم اسلام کے عظیم مفسر **امام فخر الدین رازی**ؒ (م: ۶۰۶ھ)

کی مقبول ترین تفسیر "مفاتیح الغیب" برصغیر کی مقبول ترین زبان **اُردو** میں پہلی بار

فضل قدیر ترجمہ تفسیر کبیر

—— از ——

محقق العصر **مفتی محمد خان قادری**

☆ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے رشتۂ محبت وغلامی کو مضبوط و مستحکم بنانے

☆ فرقہ واریت کے ظلمت کدوں سے نکل کر حقیقی اسلام سے شناسائی حاصل کرنے

☆ عقائد واعمال کی اصلاح کی غرض سے مؤثر رہنمائی کے حصول

—— اور ——

☆ فکر قرآن سے اپنے قلوب واذہان کو منور کرنے کے لیے

اُمت کے متفقہ امام کی تفسیر کا مطالعہ کیجیے۔

مرکز تحقیقات اسلامیہ لاہور

جامعہ اسلامیہ لاہور 1۔ اسلامیہ سٹریٹ گلشن رحمٰن ٹھوکر :

03004407048

امیر کاروانِ اسلام

مفتی محمد خان قادری

کا دینی، علمی اور تحقیقی لٹریچر

آیئے قربِ مصطفےٰ ﷺ پائیں
شرح، اج سک متراں دی
حضور ﷺ کے آباء کی شانیں
والدین مصطفےٰ ﷺ کا زندہ ہوکر ایمان لانا
مزاح نبوی ﷺ
علماء نجد کے نام اہم پیغام
اللہ اللہ حضور کی باتیں (ایک ہزار احادیث کا مجموعہ)
جسم نبوی ﷺ کی خوشبو
کیا سگ مدینہ کہلوانا جائز ہے
ہر مکاں کا اجالا ہمارا نبی ﷺ
مقصد اعتکاف
سب رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی ﷺ
صحابہ اور بوسہ جسم نبوی ﷺ
مسئلہ ترک رسول اللہ کے کسی عمل کو ترک فرمانے کی حکمتیں
محبت اور اطاعت نبوی ﷺ
آنکھوں میں بس گیا سراپا حضور ﷺ کا
نعل پاک حضور ﷺ
صحابہ اور علم نبوی ﷺ
روح ایمان، محبت نبوی ﷺ
امام احمد رضا اور مسئلہ ختم نبوت ﷺ
تفسیر سورۃ الکوثر
تفسیر سورۃ القدر
قصیدہ بردہ پر اعتراضات کا جواب
امامت اور عمامہ
تفسیر سورۃ الضحیٰ والم نشرح
اسلام اور احترام نبوت ﷺ
حضور ﷺ کے ظاہر و باطن پر فیصلے
تفسیر کبیر (آخر بائیس سورتوں کا ترجمہ)
قرآن اور روحانی علوم
احوال و آثار۔ مولانا عبدالحی لکھنوی

معراجِ حبیبِ ﷺ خُدا
شاہکار ربوبیت ﷺ
ایمان والدین مصطفےٰ ﷺ
حضور ﷺ کا سفر حج
امتیازات مصطفےٰ ﷺ
در رسول ﷺ کی حاضری
ذخائر محمدیہ ﷺ
محفل میلاد پر اعتراضات کا علمی محاسبہ
فضائل نعلین حضور ﷺ
شرح سلام رضا
نور خدا سیدہ حلیمہ کے گھر
نماز میں خشوع خضوع کیسے حاصل کیا جائے
حضور ﷺ نے متعدد نکاح کیوں فرمائے
اسلام اور تحدید ازواج
اسلام میں چھٹی کا تصور
مسلک صدیق اکبر عشق رسول ﷺ
شب قدر اور اسکی فضیلت
اسلام اور تصور رسول ﷺ
مشتاقان جمال نبوی ﷺ کی کیفیات جذب و مستی
اسلام اور احترام والدین
والدین مصطفےٰ ﷺ کے بارے میں صحیح عقیدہ
والدین مصطفےٰ ﷺ جنتی ہیں
نسب نبوی ﷺ کا مقام
عصمتِ انبیاء
اسلام اور خدمت خلق
تحریک تحفظ ناموس رسالت کی تاریخی کامیابی
فضیلت درود و سلام
امام احمد رضا بحیثیت قاطع بدعات
قرآنی الفاظ کے صحیح مفاہیم
سرمہ اور روزہ
ٹخنے ننگے کرنے کا مسئلہ
جماعت نماز تسبیح

آثار رسول ﷺ کی عظمتیں
حضور ﷺ رمضان کیسے گذارتے؟
صحابہ کی وصیتیں
رفعت ذکر نبوی ﷺ
کیا رسول اللہ نے اجرت پر بکریاں چرائیں؟
حضور ﷺ کی رضاعی مائیں
ترک روزہ پر شرعی وعیدیں
عورت کی امامت کا مسئلہ
عورت کی کتابت کا مسئلہ
منہاج النحو
منہاج المنطق
معارف الاحکام
ترجمہ فتاویٰ رضویہ جلد پنجم
ترجمہ فتاویٰ رضویہ جلد ششم
ترجمہ فتاویٰ رضویہ جلد ہفتم
ترجمہ فتاویٰ رضویہ جلد ہشتم
ترجمہ فتاویٰ رضویہ جلد دہم
ترجمہ فتاویٰ رضویہ جلد پانزدہم
ترجمہ اشعۃ اللمعات جلد ششم
ترجمہ اشعۃ اللمعات جلد ہفتم
صحابہ اور محافل نعت
صحابہ کے معمولات
خواب کی شرعی حیثیت
حضور ﷺ کے والدین کے بارے میں اسلاف کا مذہب
علم نبوی ﷺ اور امور دنیا
علم نبوی ﷺ اور منافقین
نظام حکومت نبوی ﷺ
وسعت علم نبوی ﷺ
اسلام اور ایصال ثواب
اساس ایمان، محبت الٰہی
یا رسول اللہ کہنا ایمان ہے یہ شرک؟
کیا اولیاء اللہ اور بت ایک ہیں؟
محفل میلاد اور شاہ اربل

کاروانِ اسلام پبلیکیشنز